This question paper contains 4+2 printed pages]

Roll No. | | | | | | | | | | | |

S. No. of Question Paper	:	**5230**
Unique Paper Code	:	**214368**
Name of the Paper	:	**Urdu B**
Name of the Course	:	**B.A. Programme**
Semester	:	**III**

G

Duration : **3 Hours** Maximum Marks : **75**

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

نوٹ: تمام سوالات لازمی ہیں۔ ہر سوال کے نمبر اس کے آگے درج ہیں۔

۱۔ ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے: ۱۰

(الف)

میں یقیناً کہتا رہا ہوں کہ ہمارے فرض کے سامنے دو ہی راہیں ہیں گورنمنٹ نا انصافی اور حق تلفی سے باز آجائے۔ اگر باز نہیں آسکتی تو مٹا دی جائے۔ میں یہ نہیں جانتا کہ اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟ یہ تو انسانی عقائد کی اتنی پرانی سچائی ہے کہ صرف پہاڑ اور سمندر ہی اس کے ہم عمر کہے جا سکتے ہیں۔ جو چیز بری ہے اسے یا تو درست ہو جانا چاہیے، یا مٹ جانا چاہیے تیسری بات کیا ہوسکتی ہے؟ جب کہ میں اس گورنمنٹ کی برائیوں پر یقین رکھتا ہوں تو یقیناً یہ دعا نہیں مانگ

سکتا کہ وہ درست بھی نہ ہو اور اس کی عمر بھی دراز ہو۔ میرا اعقاد ہے کہ آزاد رہنا ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق ہے۔ کوئی انسان یا انسانوں کی گڑھی ہوئی بیورو کریسی یہ حق نہیں رکھتی کہ خدا کے بندوں کو محکوم بنائیے۔

(ب)

جن ملکوں میں سردی کی شدّت ہے اور برف کثرت سے پڑتی ہے وہاں بغیر آگ اور ایندھن کے آدمی کا جینا مشکل ہو جاتا ہے۔ انگلستان ایک سرد ملک ہے اس کے اندر ہر گھر میں ایک آتشدان ہوتا ہے جس کے گرد گھر والے آگے تاپنے بیٹھتے ہیں، بڑے چھوٹوں کو طرح طرح کے سبق سکھاتے ہیں۔ وہ بچپنے کی اون کے ساتھ ایسے بُنے جاتے ہیں کہ بڑھاپے تک ان کے تار پود ٹوٹتے نہیں، دلوں پر وہ نقش جماتے ہیں کہ عمر کی درازی ان کو مٹا نہیں سکتی۔ وہ پتھر کی لکیر ہوتے ہیں امتدادِ زمانہ ان پر زنگ نہیں چڑھا سکتا۔ یونیورسٹی ''آنرز'' پانے والے بہت تھوڑے آدمی ہوتے ہیں، مگر آتش دانوں کے گریجویٹ سب ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی میں جو علم تحصیل ہوتا ہے وہ ایک مدت کے بعد حافظہ میں پژمردہ و مردہ ہو جاتا ہے۔ مگر ان آتش دانوں کے گرد کا پڑھا ہوا سبق ہمیشہ زندہ و تازہ رہتا ہے۔

۲۔ مندرجہ ذیل اشعار میں سے کوئی چار کی تشریح کیجئے۔ شاعر کا نام بھی لکھئے: ۱۰

تیری آمد کے تصدق ترے جلووں کے نثار
آمری قبر پہ آحشر کا سامان بھی لا

تو نے دل دے کے بس اِک شانِ ہوس پیدا کی
ان کا بندہ ہے تو نادان وہی شان بھی لا

زاہد نے مرا حاصلِ ایماں نہیں دیکھا
رُخ پر تری زلفوں کو پریشاں نہیں دیکھا

یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی
یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنا دیا

وہ شورشیں نظامِ جہاں جن کے دم سے ہے
جب مختصر کیا انہیں انساں بنا دیا

ہر نفس عمرِ گزشتہ کی ہے میّت فانیؔ
زندگی نام ہے مر مر کے جیے جانے کا

اے درد پتہ کچھ تو ہی بتا، اب تک یہ معما حل نہ ہوا
ہم میں ہے دلِ بیتاب نہاں، یا آپ دلِ بیتاب ہیں ہم

مرغانِ قفس کو پھولوں نے اے شادؔ یہ کہلا بھیجا ہے
آجاؤ جو تم کو آنا ہو ایسے میں ابھی شاداب ہیں ہم

٣۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے : ١٠

(الف)

کہنے لگا چاند، ہم نشینو !

اے مزرعِ شب کے خوشہ چینو !

جنبش سے ہے زندگی جہاں کی

یہ رسم قدیم ہے یہاں کی

ہے دوڑتا اشہب زمانہ

کھا کھا کے طلب کا تازیانہ

اس رہ میں مقام بے محل ہے

پوشیدہ قرار میں اجل ہے

چلنے والے نکل گئے ہیں

جو ٹھہرے ذرا، کچل گئے ہیں

انجام ہے اس خرام کا حُسن

آغاز ہے عشق انتہا حُسن

(ب)

کون ہل ! ظلمت شکن قندیلِ بزمِ آب وگل
قصرِ گلشن کا دریچہ، سینۂ گیتی کا دل
خوشنما شہروں کا بانی، رازِ فطرت کا سراغ
خاندانِ تیغِ جوہر دار کا چشم و چراغ
دھار پر جس کی چمن پرور شگوفوں کا نظام
شامِ زیرارض کو صبحِ درخشاں کا پیام
ڈوبتا ہے خاک میں جو روح دوڑاتا ہوا
مضمحل ذرّوں کی موسیقی کو چونکاتا ہوا

۴۔ الطاف حسین حالؔی کی ادبی وعلمی خدمات پر اظہارِ خیال کیجئے۔ ۱۰

یا

پطرس بخاری کے مضمون 'سویرے جو کل آنکھ میری کھلی' کا جائزہ پیش کیجئے۔

۵۔ اصغر گونڈوی کی غزل گوئی کی خصوصیات بیان کیجئے۔ ۱۰

یا

فانی بدایونی کی غزل گوئی پر مضمون لکھئے۔

۶۔ جوش ملیح آبادی کی نظم گوئی کی خصوصیات لکھئے۔ ۱۰

یا

اقبال کی نظم ''چاند اور تارے'' کا مرکزی خیال لکھئے۔

۱۵

۷۔ مندرجہ ذیل میں سے کوئی تین کی تعریف کیجئے۔ مثال بھی دیجئے :

(۱) تلمیح

(۲) تشبیہ

(۳) لف ونشر

(۴) تضاد

(۵) حُسنِ تعلیل

(۶) مراعات النظیر

(۷) تجنیس